ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

Regd. No. P/GDP-3
Phone No. 35

خصوصی اشاعت

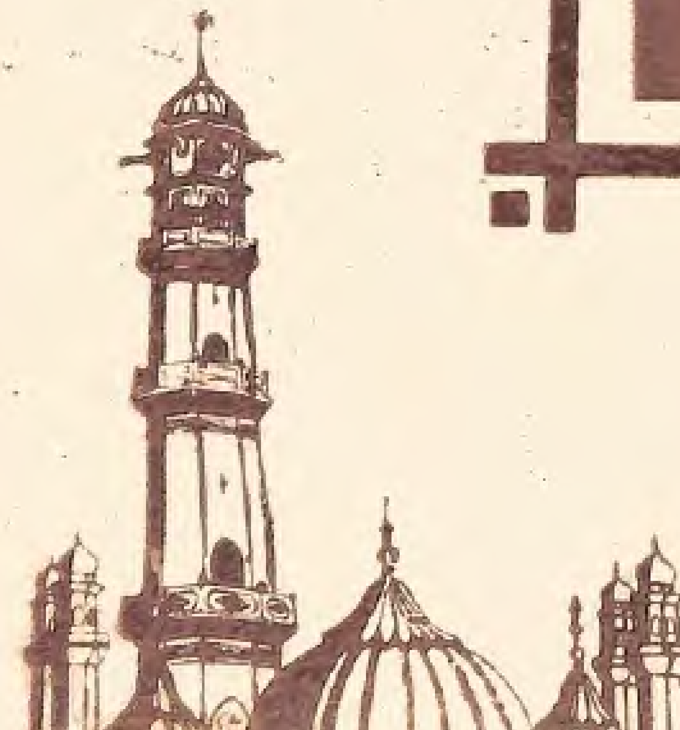

ادارہ تحریر

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

اداریہ

خلافت کا بابرکت آسمانی نظام اور جماعت مومنین کا دائمی عہد

۲۷ مئی کا دن تاریخ احمدیت میں اس وجہ سے غیر معمولی عظمت اور اہمیت رکھتا ہے کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے طفیل جماعت احمدیہ کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اس عظیم الشان آسمانی انعام سے سرفراز فرمایا جس کی نسبت اُس نے قرآن مجید میں آج سے چودہ سو سال قبل یہ وعدہ فرما رکھا تھا کہ:-

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان داروں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں اُسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور (خلافت کی اس آسمانی نعمت کے ذریعہ) اُن کے خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دے گا"

(النور: ۵۶-۵۷)

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی تشریح میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین و مفسرین اور گزشتہ مفسرین قرآن اس بات پر متفق ہیں کہ آیت مذکورہ بالا سے اسلام میں خلافت کے اس بابرکت آسمانی نظام کا استنباط ہوتا ہے جسے سید ولد آدم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بابرکت ناموں سے موسوم فرمایا ہے۔ اس تصریح کے مطابق اسلام میں خلافت حقہ کے دور اول کا آغاز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے معاً بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے ہوا اور کم و بیش تیس سال جاری رہنے کے بعد سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت پر ختم ہو گیا۔

خلافت حقہ اسلامیہ کا دوسرا دور قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں زمانہ بعثت مسیح موعود و مہدی معہود سے تعلق رکھتا تھا جیسا کہ فرمان نبویؐ ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر) کی تشریح میں ملا علی قاری وغیرہ شارحین حدیث نے لکھا ہے:- اَلظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ زَمَنُ عِيْسٰى وَالْمَهْدِیِّ (مرقاۃ) یعنی دور ملوکیت و استبداد کے بعد خلافت حقہ اسلامیہ کے دور ثانی کا آغاز مسیح اور مہدی کے وقت میں ہوگا۔ چنانچہ سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں اس طور سے پوری ہوئی کہ آپ کے روحانی فرزند جلیل اور بروز کامل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے وصال (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کے بعد جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اجتماع نظام خلافت کے لئے ہوا اور ۲۷ مئی کو حضرت حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتفاق رائے سے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے جانشین اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ میں خلافت کے بابرکت آسمانی نظام کو قائم ہوئے آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پون صدی سے زائد عرصہ ہو رہا ہے۔

کم و بیش ستتر سال پر محیط اس عرصہ میں جہاں جماعت احمدیہ کو یکے بعد دیگرے قدرت ثانیہ کے چار روحانی مظاہر کے انتہائی کامیاب اور بابرکت ادوار خلافت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ملی وہاں اُسے ہر دور خلافت کی غیر معمولی آسمانی برکات کو بچشم خود مشاہدہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اور سچ پوچھئے تو یہ اسی خلافت حقہ اسلامیہ کے بابرکت آسمانی نظام کی برکت ہے کہ وہ بیج جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے ہاتھوں سے زمین میں بویا تھا اِلات کی نزاکت اور ناساعد حالات کے باوجود آج ایک تناور درخت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اُس کی شاخیں تمام کرۂ ارض پر محیط ہو چکی ہیں۔

ہر چند کہ جماعت احمدیہ کو اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک ابتلاؤں اور آزمائش کے بے شمار خطرناک طوفانوں سے سابقہ پڑا اور ہر امتحان میں سرخرو ہو کر نکلی اور دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے ہمکنار ہوتی چلی گئی تا آنکہ آج کاروان احمدیت قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ الودود کی انقلاب انگیز روحانی قیادت میں غلبۂ اسلام کی اس منزل کے بہت زیادہ قریب پہنچ چکا ہے جس کے لئے اس نے قریباً ایک صدی قبل رخت سفر باندھا تھا۔

۲۷ مئی کا تاریخی دن جہاں ہر سال ہمیں فرقان کا درجہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے اس مہتم بالشان آسمانی انعام کی قدردانی کا احساس دلاتا ہے وہاں اس نعمت عظمیٰ کی حفاظت کے لئے اپنے اُس دائمی عہد کو ہر آن ذہنوں میں مستحضر رکھنے کی تلقین بھی کرتا ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر موجود جماعت احمدیہ کے ہر فرد سے ان الفاظ میں لیا تھا:-

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ـــ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۷ء)

(خورشید احمد انور)

ہفت روزہ بدر قادیان

خلافت نمبر

بابت

۵ شعبان ۱۴۰۵ھ

(مطابق)

۲۰ ہجرت ۱۳۶۴ ہش

۲۰ مئی ۱۹۸۵ء

جلد ۳۴	شمارہ ۲۰

شرح چندہ

سالانہ	۳۶ روپے
ششماہی	۲۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۰۰ روپے
فی پرچہ	۷۵ پیسہ
خلافت نمبر	۵ روپیہ

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۸ ہجرت (مئی) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر رہے اور حضور کو مقاصد عالیہ میں ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے آمین۔

قادیان ۱۲ ہجرت (مئی) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے بارہ میں ربوہ سے کافی عرصہ سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین۔

مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

جی - ایم صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں

(الہام)

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے!

ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے .... دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے .... جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی ....

(الوصیت صفحہ ۳-۱۴)

"جو تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو"
(الوصیت)

پیشکش: ... رابندرا سرانی، کلکتہ ۷۳ ... فون: 27-0441 گرام: "GLOBEXPORT"

مامورین اور اُن کے جانشینوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے جلوے دکھاتا ہے

اُن کی ظاہری کمزوری اور ضعف اِس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ ہے

خدا کی دستگیری اُن کیلئے عجائب کام دکھلاتی ہے اور یہی ہمیشہ اُن کی پہچان ہوتی ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل حاجی الحرمین سیدنا و امامنا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کا ایک پُر معارف ارشاد

"ذرا ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر غور کرو جب آپؐ نے دعوتِ حق شروع کی تنہا تھے۔ جیب میں روپیہ نہ تھا۔ بازو بڑے مضبوط نہ تھے حقیقی بھائی کوئی نہ تھا۔ ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ چکا تھا۔ اور اُدھر قوم کو دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے۔ مخالفوں نے جس قدر ممکن تھے دُکھ پہنچائے۔ جلا وطن کرنے کے منصوبے باندھے۔ قتل کے منصوبے کئے۔ کیا تھا جو انہوں نے نہ کیا مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا۔ آپؐ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ وہ ملک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تھا آخر کس کے ماتحت ہوا۔ اس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دور تھی توحید پہنچا دی اور نہ صرف پہنچا دی بلکہ منوا دی خوف کے بعد امن عطا کیا۔ اُن کے بعد اُن کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپؓ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے۔ پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں۔ اُسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا۔ اُس کو بھی حکم دے دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اُسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ ۲۰ ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ نواحِ عرب میں ارتداد کا شور اُٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ تھا۔ سب کچھ ہوا۔ پر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا ...... کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے۔ مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے اُس کے ہاتھ کا تماشا یہ دِکھلا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یاد رکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائید میں ہیں۔ کیونکہ اِن کمزوریوں ہی میں تائیدِ الٰہی کا مزہ آتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کی دستگیری کیسا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کے گھمنڈ سے، مولوی علم کے گھمنڈ سے۔ کوئی منصوبہ بازیوں اور حکّام کے پاس آنے جانے کے گھمنڈ سے اگر کامیاب ہوتے ہیں تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس سرمایہ، علوم اور سفر کے وسائل نہیں ہوتے مگر عالِم ہونے کی لاف و گزاف مارنے والے اُن کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اُن کے پاس کُتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں۔ وہ حکّام سے جا کر ملتے نہیں۔ مگر وہ اُن سب کو نیچا دِکھا دیتے ہیں جو اپنے رسوخ، اپنے معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اُس کی مخالفت کرتی ہے۔ مگر آخر یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں کی طرح اُن کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ یہی ہمیشہ اُن کی پہچان ہوتی ہے۔"

(خطباتِ نور۔ جلد اوّل صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید مبارک فارمیٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

خلفاءِ احمدیت کی روحانی قوت کا منبع
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے

اسلام میں خلافت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُر معارف تشریح

اسلام میں خلافت

سوال:- (از مسٹر ہینسن) میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ حاضرین کو اسلام میں خلافت کی اہمیت کے موضوع پر کچھ بتائیں۔

ج:- کیا آپ اسلام میں خلافت کے انسٹی ٹیوشن (INSTITUTION) کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا مطلب یہی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خلافت کا لفظ قرآن کریم میں بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ خلافت کے معنی نیابت کے ہیں خلیفہ کا مطلب ہے کسی کا نائب۔ اپنے اختیارات کا منبع وہ خود نہیں ہوتا بلکہ اس سے بالاتر وہ ذات ہوتی ہے جس کی نمائندگی وہ کرتا ہے۔ اور پورے اخلاص اور دیانتداری سے اس تعلقِ نیابت کو نبھانا ہے۔ یہ ہے اسلام میں خلافت کا تصور۔

خلیفہ کا لفظ قرآن کریم میں شروع میں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ اللہ نے تخلیقِ کائنات سے پہلے ہی فرشتوں کو بتایا کہ اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ زمین پر اپنا ایک خلیفہ یا نائب بنائے گا۔ اس طریق سے زندگی کا سارا راز ظاہر کرنا مقصود تھا۔ یا یوں کہیں کہ عنقریب ظاہر کیا جانے والا تھا۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب اللہ نے یہ کہا تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، اے خدا! تو یہ کیا کرنے والا ہے؟ کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو اس کے ذریعے سے خونریزی، تباہی اور انتشار کا راستہ کھول دے گا۔ تیرے تمام پرستیاں لڑی جائیں گی۔ اور اسی طرح کی دیگر باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا تم ان چیزوں کے بارے میں باتیں کر رہے ہو جو تم نہیں جانتے۔ چنانچہ قرآن مجید کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر اپنا خلیفہ پیدا کیا۔ مادی وجود کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی ذات کے ایک مظہر کے طور پر علم اور ارادۂ الٰہی میں یہ تخلیق نامعلوم زمانہ میں معرضِ وجود میں آئی۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے نائب کو بہت سی باتیں سکھائیں۔ جن کو قرآن کریم اسماء یا صفات قرار دیتا ہے۔ اور ہم بطور ایک احمدی کے یہ تشریح کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی صفات تھیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین مخلوق یعنی انسان اور انسانوں میں سے بہترین انسان اپنے خلیفہ کو سکھائیں۔ جب اللہ نے ایسا کیا، قرآن کریم بتاتا ہے کہ اس نے فرشتوں کو بلایا اور ان سے صفاتِ الٰہیہ دریافت کیں۔ وہ محض چند صفات سے واقف تھے اور اس سے آگے نہ جا سکتے تھے۔ لیکن اس انسان نے جو تخلیق کیا جانے والا تھا اور ابھی اپنی تصویری شکل میں تھا اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو گنانا شروع کر دیا۔ جن کو فرشتے جانتے بھی نہ تھے۔ بلکہ خیال میں بھی نہ لا سکتے تھے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب ایسا ہوا تو وہ سب کے سب اللہ کے حضور جھک گئے۔ انہوں نے اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا اور کہا اے اللہ تعالیٰ تو ہی حکیم و خبیر ہے۔ اور تو ہی جانتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔

ہم اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خلافت اور انسانی پیدائش ہر دو کی فلاسفی بیان کرنے کے لئے ایک تمثیلی اظہارِ بیان ہے۔ آپ یوں سمجھئے کہ جب تک کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کے لئے خاص صلاحیتیں نہ دی جائیں وہ شخص ایسا کام نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ فرشتے گناہ نہیں کر سکتے۔ فرشتوں کو خوراک کی ضرورت نہیں۔ کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کی دیگر بعض صفات کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ مثلاً رحم، بخشش وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دیگر انسانی ضروریات۔ ان کی نشوونما اور تربیت اور دوسروں کے بارے میں سوچنا وغیرہ اللہ تعالیٰ کی یہ ساری صفات فرشتوں میں موجود نہیں۔ چنانچہ اللہ نے آدمؑ کو جو سکھایا اور جو بعد میں تصویری شکل میں فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا، اور اس کے نتیجہ میں جو بات ہوئی اس کا منشاء یہ تھا کہ فرشتوں کو بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تصور کی حد سے بھی بہت زیادہ عظمت رکھتا ہے۔ اگرچہ تم (فرشتے) ایک خاص کام کو کرنے کے لئے کافی ہو لیکن اللہ کی ذات تو وراء الوریٰ ہے۔ اور اس کی صفات لامحدود ہیں۔ اللہ اپنی نئی مخلوق کے ذریعے اپنی نئی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اور اس نئے اظہار کے بعد بھی وہ بدستور لامحدود صفات کا مالک رہتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ نئی مخلوق کے سامنے آنے سے اللہ کی ذات اور صفات کے ادراک کے نئے دروازے کھلتے ہیں۔ اور یوں لگتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے نئے ادراک کے ساتھ ساتھ اس کی ذات اور صفات وسعت پذیر ہو رہی ہیں۔ یہ وہ تمثیلی منظر ہے جسے قرآن کریم نے اس پیغام کے ذریعہ واضح کیا ہے۔

چنانچہ ارتقائی منازل کی آخری چوٹی پر پہنچا ہوا یہ کامل وجود اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا۔ یہ قرآن کریم کی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتا ہے۔ یعنی ایک ایسا شخص جس پر اللہ تعالیٰ اس کی صلاحیت کے مطابق اپنی قدرت کے راز کھولتا ہے۔ اور اب ہم اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کرتے وقت یہ صلاحیت عطا کی کہ وہ ذاتِ باری کو فرشتوں و دیگر مخلوقات کی نسبت زیادہ وسیع معنوں میں سمجھ سکے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذاتِ باری کا جو ادراک ہمیں حاصل ہے خدا کی تمام تر ذات بس وہی کچھ ہے۔ اس ضمن میں بہت وسیع اور لامحدود امکانات اس امر کے بھی موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت اور زمانہ میں بعض نئی صلاحیتوں کی حامل کوئی نئی مخلوق پیدا فرمائے اور اُن صلاحیتوں کا اسی طرح ہم تصور بھی نہ کر سکیں جس طرح فرشتے ان صلاحیتوں کا اندازہ نہ کر سکے جو انسان کو عطا کی گئیں۔

اب میں اس صورتِ حال کو انسانی سطح کے مطابق سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جن لوگوں کو بینائی حاصل نہیں اور جنہیں صرف چار حواس ہی عطا کئے گئے ان کے ہی معاملہ کو لیجئے آپ جتنی مرضی کوشش کریں۔ جس جس طرح چاہیں وضاحت کریں اور بتائیں کہ روشنی کیا ہوتی ہے اور کیسے کیسے منظر اس کے طفیل نظر آتے ہیں یہ ناممکن ہے کہ آپ کسی پیدائشی نابینا کو سمجھا سکیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جو لوگ سُن بھی نہیں سکتے اور دیکھ بھی نہیں سکتے جن کے صرف تین حواس باقی رہ جاتے ہیں وہ ایک محدود سطح سے زیادہ کسی باہر کی چیز کا ادراک نہیں کر سکتے۔ اسی نسبت سے اُن کا خدا (یا خدا کے متعلق ان کا تصور) محدود ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے ہم اللہ کی تخلیق پر کوئی حد کیوں عائد کریں؟ ہم یہ کیوں سوچیں کہ اللہ ہمیں چھ حواس یا نَو حواس یا ایک سو یا ایک ہزار حواس نہیں دے سکتا تھا۔ وہ خالق ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن ہم مزید حواس کا تصور نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم کو شروع سے ہی ایسی صلاحیتیں نہیں ملیں۔ پس یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جو قرآن کریم ہمیں سمجھانا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات لامحدود ہے۔ اُس نے ہمیں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ دیکھو فرشتوں کی طرح نہ کرنا اور میری طاقتوں کو محدود سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر تم نے ویسا ہی کیا اور میری طاقتوں کو ان حواس کی حد تک محدود سمجھنے لگ گئے جو میں نے تمہیں عطا کئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں۔ حقیقی خلیفہ وہ ہے جو اپنی تمام تر عاجزی

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

NO.75, FARAH COMMERCIAL
COMPLEX, J.C.ROAD, BANGALORE
PHONE:- 228666. Pin:- 560002

محتاجِ دعا:- اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹر پرائسز

خود اپنی ذات، صفات اور اعمال دکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات اور ہستی کو پہچاننے کا ذریعہ صفات اعلیٰ ترین ہیں۔ اپنی محدود صلاحیتوں کے مطابق خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں کو جانتا ہے۔ اس سے ہماری مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے جو نبیوں میں سب سے آخر میں آنے والے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی ان تمام تر صفات کے ساتھ ظاہر ہوا جن کو وہ انسان پر ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اب یہ ایک دعویٰ ہے بہت بڑا دعویٰ! عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ نہیں! اللہ تعالیٰ زیادہ وسعت کے ساتھ عیسائیوں پر یا مسیح پر ظاہر ہوا۔ یا ہندو یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اللہ کرشنا پر زیادہ وسعت کے ساتھ ظاہر ہوا وغیرہ وغیرہ۔ (۲) طرح سے ایک بحث شروع ہو سکتی ہے۔ ہر شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کے مذہب کا بانی ہی زمین پر سچا اور حقیقی خلیفہ ہے۔ اب اسلام اس کی تردید نہیں کرتا۔ اسلام ایک حسین مذہب ہے جس میں کائنات اور زندگی کا بنیادی راز اپنی تمام تر صداقتوں کے ساتھ سمویا ہوا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ واحد خلیفہ جو زمین پر ظاہر ہوئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے انسانی تاریخ کے کسی بھی مرحلے پر اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کی، چاہے اس کا پیغام کتنا ہی محدود اہمیت کا تھا وہ اس زمین پر ایک خلیفہ ہے۔ اور اس کو اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ لفظ "خلیفہ" کا وہ پہلا مطلب ہے جو ہم قرآن کریم سے سمجھتے ہیں۔ لیکن جب ہم اس پہلے واقعہ کی طرف لوٹتے ہیں جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ اس وقت ہم بحیثیت مسلمان اس کی یہ توجیہہ کرتے ہیں کہ زمین پر سچا حقیقی، آخری اور سب سے کامل ترین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونا تھا اور آپ ہی وہ کامل ترین انسان ہیں۔ ہم اس کو بہت سے طریقوں پر ثابت بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ وقت نہیں کہ اس بحث میں پڑا جائے۔ یہ بڑی طویل اور وسیع بحث ہے۔

اب میں خلیفہ کے دوسرے معنوں کی طرف آتا ہوں۔ "خلیفہ" کے دوسرے معنی ان معنوں سے ہی نکلتے ہیں جو ابھی بیان کئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پیغامبر جس کو اللہ زمین پر اپنا خلیفہ بناتا ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جسمانی وفات کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا پیغام بھی ساتھ ہی مر جائے۔ اس پیغام کو آگے پہنچانا ہوتا ہے۔ حتی کہ وہ زمانہ آ جاتا ہے جب انسانوں کے ہاتھوں یہ پیغام بگاڑ دیا جاتا ہے اور آلودہ ہو جاتا ہے اور اتنا بگڑ جاتا ہے کہ پھر عالم انسانیت کے لئے اس کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہتا۔ اس وقت تک اس پیغام کا تسلسل برقرار رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی نیابت جاری رکھنے کے لئے ایک اور طریق کار کا وضع ہونا ناگزیر ہوتا ہے۔ چنانچہ خلیفہ کے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندوں کی نمائندگی کرتا ہے اور اس طرح سے ایسے خاص افراد کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے جو باری باری آتے ہیں اور پہلے خلیفہ یعنی رسول کی نمائندگی کرتے جاتے ہیں۔ گو وہ خود رسول نہیں ہوتے۔ وہ صرف حقیقی نمائندے ہوتے ہیں۔ اور پہلے خلیفہ جو نبی ہوتا ہے اس کی تعلیمات کے دائرے سے باہر نہیں جاتے۔ یہ وہ خلیفہ ہیں جو نبی کے بعد آتے اور اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی رو سے پہلے اور اصل خلیفہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خلافت کا دوسرا سلسلہ آپ کی وفات کے بعد جاری ہوا جو کچھ عرصہ تک جاری رہا۔ اور پھر اس نمائندگی سے نوع انسانی محروم ہو گئی۔ اس سے میری مراد خلافت راشدہ ہے۔ اس کے بعد خلافت کی مختلف شکلیں بنتی گئیں۔ لیکن کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا براہ راست حقیقی نمائندہ ہونے کا شرف حاصل نہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا سلسلہ زمین پر آپ کے ایک نائب کی صورت میں دوبارہ شروع کیا جائے۔ جو اللہ کا نبی بھی ہو مگر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور آپ کا امتی۔ چنانچہ ایک نیا نبی مگر نئی شریعت لانے والا نہیں۔ کامل اور مکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتحت، جو آپ ہی کی صورت پر آیا۔ جو آپ کی محبت اور اطاعت میں کامل طور پر فنا ہونے کے نتیجہ میں آیا۔ چنانچہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خلافت کا یہ نیا دور دوبارہ ایک نبی کے ذریعہ سے شروع ہوا۔ لیکن یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں بلکہ یہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور متابعت کا ثمر ہے۔ (۳) کو یوں کہا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ایک بار دوبارہ جاری ہوا تاکہ خلافت کا سلسلہ اس سے ایک بار پھر شروع ہو سکے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہ خلافت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کی از سر نو نمائندگی ہے جو حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعے (جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نبی تھے) از سر نو جاری ہوئی ہے۔

لیکن اب ان کے بعد جو خلفاء آئیں گے اور ان میں میں بھی شامل ہوں وہ رسول نہیں ہوں گے۔ ہم جیسا کہ میں نے ابھی وضاحت کی ہے ان حقیقی خلیفہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قوت و اختیار کے محض نمائندے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی اپنی ذاتی قوت یا اختیار نہیں ہے۔ ہم اپنا تمام اختیار اور طاقت ان پاکیزہ اور مقدس واسطوں سے حاصل کرتے ہیں جنہیں براہ راست خدا تعالیٰ سے اختیار ملا۔

میرے خیال میں خلافت احمدیہ کا یہ پیغام و ... کیا آپ کے سوالوں کا جواب آ گیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کوئی ضمنی سوال آپ کے ذہن میں آئے تو آپ سوال پوچھ سکتے ہیں۔

(بحوالہ دی احمدیہ گزٹ امریکہ اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۵)

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۲۳ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم ادریس احمد صاحب اسلم قریشی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ابن مکرم رشید احمد صاحب اسلم قریشی درویش مرحوم کا نکاح مکرمہ عابدہ انجم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور مناسب موقعہ بصیرت افروز خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی اور والدہ مکرم ادریس احمد صاحب اسلم کی طرف سے بطور شکرانہ مختلف مدات میں رقوم ادا کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (ادارہ)

(۲) مورخہ ۲۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم عبدالمنان خان صاحب ابن مکرم عبدالرحمن خان صاحب ساکن بھدرواہ کا نکاح مکرمہ نصرت آراء صاحبہ بنت مکرم میر باز خان صاحب ساکن بھدرواہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں پندرہ روپے بطور شکرانہ اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار:- ملک محمد بشیر درویش قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر:- ۶۱۱۷۰۹۹

ارشاد نبوی

مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یَعْرِفْ حَقَّ کَبِیْرِنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔

ترجمہ:- جو ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

محتاجِ دعاء- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حبل اللہ سے مراد نظامِ خلافت بھی ہے

جس کی بے شمار برکات ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہمارے سامنے ہیں

درسِ قرآن مجید مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۔ مورخہ ۱۴ اپریل ۸۵ء بعد نماز فجر بمقام اسلام آباد انگلستان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(آلِ عمران : ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵)

خدائے عزّ و جلّ فرماتا ہے :-

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو۔ تم پر صرف ایسی حالت میں موت آنی چاہیئے جبکہ تم مسلمان یعنی پورے طور پر فرمانبردار ہو۔ سبھی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو، کبھی پراگندہ نہ ہونا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اُس نے تمہارے دلوں میں ایسی زبردست اُلفت پیدا کر ڈالی ہے۔ کہ تم سب اس کی نظرِ عنایت سے بھائی بھائی بن گئے ہو۔ تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ مگر اُس نے تمہیں بچالیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیات بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں ایسی جماعت قائم رہنی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ دُنیا کو نیکی کی طرف دعوت دے۔ بھلائیوں کی تلقین کرے اور بدی سے روکے اور یاد رکھو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ ؎

ہیں گے صادق آخر حق کا مزہ ہی ہے

کہتے ہیں کہ ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ آپ کس مدرسہ میں پڑھے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لا کالج کا فارغ التحصیل ہوں۔ عرض کیا گیا میرے خیال میں تو آنجناب پرائمری بھی پاس نہیں۔ فرمایا میرے جواب پر تمہاری نگاہ شاید یورپ، امریکہ، افریقہ، روس اور چین کے لا کالجز کی طرف چلی گئی ہے۔ مگر میری مراد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کے "لَا" کالج سے ہے جس کے پرنسپل، شہنشاہِ نبوت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مرکز مکہ و مدینہ ہے اور اس کے نصابِ زندگی کا نام قرآن مجید۔ اور اسی مقدس کتاب کی تین آیات کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اور انہی کا مختصر درس دینا اس وقت مقصود ہے۔

برادرانِ اسلام! ان روح پرور آیات کا ہمارے موجودہ زمانہ بلکہ ہر احمدی کے ساتھ ایک گہرا اور براہِ راست تعلق ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ اس میں ہمارے موجودہ فرائض کا لطیف خلاصہ بھی موجود ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے عالمگیر نصب العین اور اس کی کامیابی کی خبر بھی دی گئی ہے۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ -

اسلام کی سب تعلیمات کو اگر ایک جسم سے تشبیہ دی جائے تو بلا مبالغہ اس کی روح تقویٰ ہے۔ جس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ انسان علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھے کہ یہ دنیا لاوارث نہیں بلکہ ایک زندہ اور قادر اور پُرجلال خدا عرش پر موجود ہے۔ جو اُس کے تمام اعمال کا ریکارڈ کر رہا ہے۔ اور وہ حشر کے روز پیش کیا جائے گا۔ اور اسے اپنی ہر حرکت و سکون اور ہر قول و فعل کا حساب دینا ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آمین لکھتے ہوئے یہ مصرعہ تحریر فرمایا ؎

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے

اس پر دوسرا مصرعہ الہام ہوا ۔ ؎

اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

حضرات! خلائی جہاز تو اب تک چاند اور مریخ تک ہی پہنچ سکے ہیں۔ مگر صاحبُ المعراج خاتم النبیین فخر المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) نے چودہ سو سال قبل بنی نوع انسان کو یہ خوشخبری دی تھی کہ آپ کی اتباع اور غلامی کی برکت سے شمس و قمر کے خالق و مالک تک بھی رسائی ہو سکتی ہے۔ اور اس کا اہم ذریعہ تقویٰ ہے۔ اس لئے حکم ربانی ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ حصولِ تقویٰ کی خاطر اپنی دعا اور تدبیر کو نقطۂ کمال تک پہنچا دے۔

وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ -

اس حصۂ آیت میں معرفت کا عظیم الشان نکتہ بتایا گیا ہے کہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشقوں کی نگاہ میں اس امر کی کوڑی کے برابر بھی کوئی حیثیت نہیں ہوتی کہ دنیا انہیں کس نام سے پکارتی ہے۔ اُن کا دستور العمل قال اللہ و قال الرسول ہوتا ہے۔ اور قرآن کی حکومت بکلی اُن پر قائم ہوتی ہے اس لئے ان کا مطمحِ نظر فقط یہ ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ انہیں خواہ کچھ سمجھیں، وہ خدائے ذوالعرش کے دفتر میں مسلمان شمار کئے جائیں۔ اکبر الٰہ آبادی کا شعر ہے۔ ؎

مسلماں تو وہ ہیں، جو ہیں مسلمان عالم بالا میں
کروڑوں یوں تو ہیں لکھے ہوئے مردم شماری میں

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا -

حبل اللہ یعنی خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے کئی معانی ہیں۔ حبل اللہ سے مراد خدا تعالیٰ سے ذاتی اور عاشقانہ تعلق ہے۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حبل اللہ ہیں جن کی کفش برداری اور چاکری کے بغیر خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا ہرگز ممکن نہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :-

"تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی آ کر کہیں کہ تم تمہارے لئے اپنی بادشاہتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں، تم ہماری صرف ایک بات مان لو جو اسلام کے خلاف ہے، تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو کہ تُف ہے تمہاری اس حرکت پر۔ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کے مقابلہ میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں کو جوتی بھی نہیں مارتا۔"

حبل اللہ سے مراد نظامِ خلافت بھی ہے جس کی بے شمار برکات ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہمارے سامنے ہیں اور جن کی حقانیت سائنس کی کروڑوں ثابت شدہ صداقتوں سے بڑھ کر ہے۔ ؎

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا -

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت عرب و عجم میں جنگ و جدال کا بازار گرم تھا۔ پھر کس طرح حضور کی برکت سے دنیا کی تاریخ میں پہلی بار ایک بے مثال عالمی برادری معرضِ وجود میں آئی؟ اس کا اعتراف فاضل مستشرقین کو بھی ہے۔ آنحضرت کی قوتِ قدسی کا یہ زندہ نشان آج بھی جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی تحریک کی شکل میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ؎

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمعِ رُخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دُنیا کے پروانے

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ - احادیث نبوی کی رُو سے اس آیت میں یہ پیشگوئی ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں ایسا گروہ ہمیشہ موجود رہے گا جس کا مقصدِ حیات دعوت الی الخیر ہوگا اور یہی جماعت احمدیہ کے قیام کا حقیقی پس منظر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"یہ عاجز تو محض اس فطرت سے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۵۳)

قسم کا نتیجہ ... ثابت ہے کہ تبلیغ کی راہ کوئی آسان کام نہیں۔ اس راہ میں قدم قدم پر ماموروں اور ان کی جماعتوں کو خوفناک ... اور امتحان پیش آتے ہیں مشکلات کی آندھیاں چلتی ہیں، مصائب کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں ... کہ مظلوم بندوں پر ... ہو جانا ہے۔ یہی سنت اللہ ازل سے جماعت احمدیہ کے ... مقدر تھی۔ چنانچہ ہمارے آقا ہمارے مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ مِنْ أُمَّتِي يَتَسَمَّى ... بِهِمُ الْمَشْرِقُونَ يُعْطَوْنَ مِنْهُمُ الْحُقُوقَ وَلَا يُعْطَوْنَ حُقُوقَهُمْ۔ أُولٰئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ"

(کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۲)

یعنی میری امت میں عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ (اسلام کی) سرحدوں کو محفوظ کر دے گا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان سے تو حقوق لئے جائیں گے مگر انہیں خود ان کے حقوق سے محروم کر دیا جائے گا اُولٰئِکَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔ فرمایا (اس دور کی حکومتیں یا عدالتیں یا علماء جو چاہیں اُن سے سلوک کریں) میری آسمانی عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ) یہ میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

عشقِ خدا کی مے سے بھرا جام لائے ہیں
ہم مصطفیٰ کے ہاتھ پہ اسلام لائے ہیں

ایک بار آنحضرتؐ نے فرمایا۔ خبردار سن لو۔ بادشاہ اور کتاب اللہ دونوں جدا جدا ہو جائیں گے۔ تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا۔ خبردار آگاہ رہو۔ تم پر ایسے حکمران آئیں گے۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن تم اس زمانہ میں وہی کرنا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا۔ انہیں ... پر چڑھایا گیا اور آروں سے چیر دیا گیا۔ اللہ کی اطاعت میں مرنا معصیت میں جینے سے بہتر ہے۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطیؒ ترجمہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۴-۲۴۵)

اس سلسلہ میں آنحضور نے یہ بھی خبر دی کہ

"اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ لَرِجَالًا اَلْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِیْ"

(کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۲)

یعنی امت میں ایسے جوانمرد بھی ہوں گے کہ ایمان اُن کے دلوں میں مضبوط پہاڑوں سے زیادہ قوت و شوکت کے ساتھ قائم ہوگا۔ سبحان اللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بلیغ الفاظ میں جماعت احمدیہ کی وجود قربانیوں کا ہو بہو نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے ؎

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ
خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے کبھی کلمہ ... دو آزما
احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

فرمایا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا کا وعدہ کبھی نہیں ٹل سکتا۔ کہ دعوت الی اللہ کی علمبردار جماعتیں یقیناً کامیاب و کامران ہوتی ہیں، فتوحات کے دروازے اُن پر کھولے جاتے ہیں اور فتح و نصرت کا آسمانی تاج انہی کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی مر کر واپس آ سکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پُر ہے۔ جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے۔"

(تشحیذ الاذہان جلد ۸ صفحہ ۳۹)

علاوہ ازیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان (۱۹۱۹ء) کے موقعہ پر یہ فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدیت کو تمام دنیا میں پھیلا دے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ زمانہ کب آئے گا جب ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ایسا زمانہ آئے گا ضرور۔ جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے اور جو مر جائیں گے۔ وہ آسمان پر اس کے نظارہ کا ملاحظہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اب ہمارے لئے کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ اور وہ ضرور کھلیں گے۔ لیکن اپنے وطن، اپنی جانوں اپنی عزتوں اپنی آبروؤں کے چھوڑ دینے کو ... اپنے وطنوں اپنے عزیزوں اپنے رشتہ داروں کے چھوڑ دینے سے کر۔ اور جس وقت یہ دروازے کھل جائیں گے۔ اس وقت دنیا میں تمہاری وہ عزت اور وہ شان ہوگی کہ

آج جو لوگ بڑے بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بادشاہ ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنا فخر سمجھیں گے۔"

وہ خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یومِ خلافت

دل کی گہرائی میں کس کی یاد ہے
چشمِ پُرنم درد کی فریاد ہے
گو جہاں میں ظلم ہے بیداد ہے
نیک اُمیدوں سے دل آباد ہے

ہم ہر غم سے شکر ہے آزاد ہے
مطمئن و مسرور ہے حد شاد ہے

ظلمتِ شب جلد چھٹ جانے کو ہے
نورِ فطرت خوب چھا جانے کو ہے
امنِ عالم کی گھڑی آنے کو ہے
فتح و نصرت کی خبر آنے کو ہے

مردِ مومن اطمینان پانے کو ہے
یہ خدا کا دائمی ارشاد ہے

آخری کروٹ ہے یہ شیطان کی
پیش کچھ چل نہ سکی نادان کی
ذلت و خواری ہوئی ہاں آن کی
فتح ہے جنات پر انسان کی

شان ظاہر ہو گئی قرآن کی
قریہ قریہ آج یہ تنّاد ہے

مہدیٔ موعود اُمت کے امام
حضرتِ خیر الرسلؐ کے ظلِّ تام
کر گئے قائم خلافت کا نظام
امنِ عالم کا ہوا ہے اہتمام

شادماں ہوں ہند و یورپ روم و شام
شاد باد!! موسمِ اعیاد ہے

سبطِ مہدی، داعیٔ امن و اماں
تجھ سے راضی مالکِ ہر دو جہاں
تیرے ساتھی ہر کہیں کرو بیاں
تیرا حافظ ہے خدائے مہرباں

تیرا ناصر خالقِ کون و مکاں
تو جہاں میں ماحیٔ الحاد ہے

محتاجِ دعا:۔ خاکسار۔ عبد الرحیم راٹھور

قسط اوّل

"خلافتِ راشدہ کی برکات"

تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان
(برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

اللہ کی اک نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت
مومن کے لئے عروۃ الوثقیٰ ہے خلافت
اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور ہمیشہ رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

قرآن کریم کی سورۃ جمعہ میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک بعثت اُمّیین میں خود حضرت محمد عربی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود میں ہوئی۔ اور دوسری آخرین میں احمد ہندی رجل فارس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس وجود میں۔ لہٰذا خلافتِ راشدہ کے بھی دو ہی دور مقدر تھے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَۃٌ (کنز العمال) یعنی ہر نبوت کے بعد خلافت ضروری ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبوت قائم ہو مگر خلافت کا وجود نہ ہو۔ یہی وہ رشد و ہدایت کی خلافت ہے جسے حدیث کی اصطلاح میں خلافتِ راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔ یعنی میری سُنّت اور خلفاء راشدین کی سُنّت کو اختیار کرو۔ ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:۔

ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃِ۔

پس نبوت کے بعد جو خلافت قائم ہوتی ہے وہ خلافتِ راشدہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوتی ہے۔

بنیادی طور پر تلاوتِ آیات۔ تزکیۂ نفوس تعلیم کتاب وحکمت۔ جو نبوت کے کام ہیں وہی خلافت کے بھی ہیں۔ کیونکہ خلافت، نبوت کا تتمہ ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ نصرت و تائید و نصرت کا وعدہ کیا ہے اسی طرح آیتِ استخلاف میں خلفائے راشدین اور ان کے متبعین کے لئے بھی وعدہ ہے کہ وہ ان کے ذریعہ سے تمکینِ دین فرمائے گا۔ اور خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ اور یہ کہ خلفائے کرام توحید خالص کے علمبردار ہوں گے۔

خلافت کے دو دور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کے دو دوروں کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میری نبوت تم میں رہے گی۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اسے اُٹھا لے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی جب تک خدا تعالیٰ کا منشا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اُٹھا لے گا۔ پھر قبضہ کی بادشاہت ہوگی جب تک خدا چاہے گا۔ پھر زبردستی کی حکومت ہوگی۔ پھر خدا اسے بھی اُٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر حضور علیہ السلام خاموش ہو گئے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح)

شارحین حدیث نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے آخری فقرہ پر لکھا ہے کہ اَلظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ زَمَنُ عِیْسٰی وَالْمَهْدِیْ (حوالہ مشکوٰۃ) کہ اس خلافت سے مراد مسیح موعود و مہدی معہود کے زمانہ کی خلافت ہے حضرت سید اسمٰعیل شہید بھی اپنی تصنیف منصبِ امامت صفحہ ۸۲ پر اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت خلافتِ راشدہ کے افضل انواع میں سے ہوگی۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافتِ راشدہ کے دورِ اوّل کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً (المشکوٰۃ) کہ یہ خلافت تیس سال تک رہے گی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات پر خلافتِ راشدہ کا یہ پہلا دور ختم ہوگیا۔

چار ثبوت

الٰہی نوشتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ چونکہ غلبہ اسلام علی الادیان وابستہ ہے۔ لہٰذا اس دورِ خلافت کو نہایت بابرکت اور دائمی قرار دیا گیا ہے۔ اس پُر عظمت دورِ خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد اور نسل کے ذریعہ سے مضبوط کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور اسے بطور پیشگوئی دائمی بتایا گیا ہے۔ جس کے چار ثبوت پیش کر رہا ہوں۔

پہلا ثبوت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں خلافتِ راشدہ کے دو دوروں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں پہلے دَور کے خاتمہ کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اس کی مدت بھی تیس سال بتائی ہے۔ مگر خلافت کے دوسرے دَور کو جو مسیح موعود کی خلافت کا دَور ہے اس کے خاتمہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ لکھا ہے ثُمَّ سَکَتَ یعنی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ واضح اشارہ ہے اس بات کا کہ خلافتِ راشدہ کا دورِ ثانی دائمی ہوگا۔

دوسرا ثبوت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں جہاں اپنی وفات کی خبر دیتے ہوئے جماعت کو ہوشیار کیا۔ وہاں "دوسری قدرت" کے الفاظ میں اپنے بعد جاری ہونے والی خلافتِ راشدہ کی بشارت دیتے ہوئے اسے بار بار دائمی بتایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی بےغمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی..... سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔" (الوصیت صفحہ ۶)

اس تحریر میں حضور نے "دائمی۔ قیامت تک۔ ہمیشہ اور دائمی وعدہ" کے الفاظ استعمال فرما کر اچھی طرح بتا دیا ہے کہ دورِ ثانی کی خلافت راشدہ دائمی ہوگی جس کا سلسلہ قیامت تک ممتد ہوگا۔

تیسرا ثبوت یہ ہے کہ الٰہی نوشتوں میں مسیح موعود کی اولاد و نسل کو بھی دائمی عزت و عظمت دیکر اشارۃً بتا دیا گیا ہے۔ کہ اس مقدس نسل کے ذریعہ سے بھی نظامِ خلافت کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ یعنی مسیح موعود خاص شادی کرے گا۔ اور اس کی خاص اولاد ہوگی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عظیم الشان بشارتیں اپنی اولاد اور نسل کے متعلق دی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ بڑی کثرت سے اولاد

بار بار حضورؑ پر یہ الہام نازل ہوا کہ "اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں" اور فرمایا:۔

"تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک، جو دنیا منقطع ہو جائے، عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔"

پس اس خلافتِ راشدہ کے دائمی ہونے کا تیسرا ثبوت یہ ہے کہ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور نسل کو دائمی عزت و عظمت دے کر بتا دیا گیا ہے کہ یہ خلافتِ راشدہ جس کے ساتھ علبۂ اسلام کی پیشگوئی وابستہ ہے۔ اسے قیامت تک حضورؑ کی مقدس نسل کے ذریعہ سے مضبوطی حاصل ہوتی رہے گی۔

چوتھا ثبوت وہ مشاہدہ ہے جو اپنوں اور غیروں کے سامنے ہے۔ کہ ان عظیم الشان پیشگوئیوں کے مطابق واقعی جماعتِ احمدیہ میں نظامِ خلافت بھی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس نسل کے ذریعہ سے اس نظام کو بھرپور تقویت مل رہی ہے۔ اور آج رجالِ فارس کی زیرِ قیادت نہایت کامیابی کے ساتھ جماعتِ احمدیہ زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے۔

یہ چاروں ثبوت اس حقیقت کی غمّازی کر رہے ہیں کہ خلافتِ راشدہ کا یہ دورِ ثانی دائمی ہے اور یہ کہ غلبۂ اسلام اسی مقدس نظام کے ذریعہ ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری اُمت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا آخری حصہ زیادہ بابرکت ہے یا پہلا حصہ۔

خلافت کا دعویدار

آج خلافتِ راشدہ صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ میں ہی موجود ہے جو ڈنکے کی چوٹ سے آیتِ استخلاف کی مصداق ہے۔ آج ۷۲ فرقے ہیں پر غیر احمدی مسلمانوں کے بہتّر فرقے موجود ہیں۔ مگر ان میں سے کسی ایک کو اتنی بھی جرأت نہیں کہ وہ اپنی تنظیم کو قرآن کریم کی آیتِ استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ ہی کر سکے۔ تنظیم پیش کرنا تو دور کی بات ہے۔ آئے دن کے اخبارات میں واویلا ہوتا رہتا ہے کہ کاش ہم میں بھی نظامِ خلافت قائم ہو جائے۔ لیکن ان کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

چودھویں صدی کے علماء سوء نے امان اللہ خان شاہ افغانستان کو خلیفۃ المسلمین بنانے کا پروگرام بنایا۔ وہ گھر سے بے گھر ہوئے اور تخت سے بے تخت ہوئے اور برابر پینتیس سال تک اٹلی میں ہوٹل چلاتے ہوئے گمنامی کی زندگی گذار کر رخصت ہو گئے۔ شاہِ مصر فاروق کو ان لوگوں نے خلافت کی چادر پہنانے کی کوشش کی۔ وہ تخت سے بے تخت ہو کر فوت ہو گئے۔ رابطہ عالمِ اسلامی کے علماءِ سوء، شاہ فیصل کو خلیفہ بنانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ مگر اب بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ اپنے ہی بھتیجے کی تیغِ بُرّاں کے سامنے تڑپنے لگے۔

جس طرح آیتِ استخلاف نے بتا دیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اسی طرح خدا کے فعل نے بھی ثابت کر دیا کہ خلیفۂ راشد کی موجودگی میں کوئی شخص سیاسی اقتدار کی وجہ سے خلافتِ راشدہ کے مقام پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں اگر کوئی شخص خلافت کا دعویدار ہو تو اس کو قتل کر دو۔ آج پاکستان کے ڈکٹیٹر مسٹر ضیاء الحق جماعتِ احمدیہ کی مساجد اور اذان اور مسلمان کہلانے پر پابندی لگا کر اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر سیاہی پھیرنے کے احکام جاری کر کے خلافتِ راشدہ کے پہاڑ سے ٹکرا رہے ہیں اور خود خلیفۃ المسلمین بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا عنقریب ان کا بھی عبرتناک انجام دیکھے گی۔ وہ خلافت کے پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ع

ہے یہ تقدیرِ خداوند کی تقدیروں سے

آیتِ استخلاف جس کی میں نے تقریر کے شروع میں تلاوت کی ہے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جو نیکوکار ہیں، یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان میں خلافتِ راشدہ کو قائم کرے گا۔ انہیں خلیفہ بنائے گا۔ اور یہ اس کی اسی سنت کے مطابق ہوگا جیسا کہ وہ پہلے نبیوں کی جماعتوں میں اسی نظامِ خلافت کو قائم کرتا رہا ہے۔ پھر اسی نظامِ خلافتِ راشدہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے برگزیدہ دینِ اسلام کو تمکنت بخشے گا۔ اسے مضبوط کرے گا اور اسے دنیا میں پھیلائے گا۔ اور اس راستہ میں ان پر جو بھی خوف کی حالتیں پیدا ہوں گی، اللہ تعالیٰ انہیں امن سے بدل دے گا۔ وہ لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی قسم کا شرک نہ کریں گے۔ ان خلفاء کا انکار کرنے والے خدا کے ہاں نافرمان اور فاسق قرار پائیں گے۔

آیتِ استخلاف کے معنے بیان کرنے کے بعد اب خلافتِ راشدہ کے دورِ اوّل اور دورِ ثانی کے خلفاءِ کرام کی ان عظیم الشان برکات میں سے بعض کو پیش کروں گا جو آیتِ استخلاف کے مفہوم کے مطابق ہوں گی۔

توحیدِ خالص

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر مدینہ منورہ میں صحابہ کرام اپنے عشق اور والہیت کی بناء پر کہتے تھے۔ کہ حضورؐ فوت نہیں ہوئے اور نہ فوت ہو سکتے ہیں۔ قریب تھا کہ اسلامی عقائد کی رُوح میں ضعف پیدا ہو جاتا۔ حضرت عمرؓ تلوار لئے کہہ رہے تھے کہ جو شخص نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر کرے گا۔ میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ وہاں پہنچے۔ جسدِ اطہر کو دیکھا۔ چہرۂ انور پر بوسہ دیا۔ اور مسجد میں آکر لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا۔

"اَمَّا بَعْدُ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ قَالَ اللّٰہُ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ"

یعنی اے لوگو! جو تم میں سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معبود سمجھتا تھا وہ خوب سن لے کہ آپ واقعی فوت ہو گئے ہیں۔ ہاں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اسے معلوم رہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کبھی نہ مرے گا۔ پھر آپؓ نے قرآنی آیت پڑھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے سب رسول وفات پا گئے ہیں۔

اسلام خالص توحید کو پیش کرتا ہے اور یہ خطبہ عقیدہ توحید کی وضاحت کرنے والا بروقت خطبہ تھا۔ جو سارے لوگوں کے سنبھلنے کا باعث بن گیا۔ غم تو دلوں پر چھا گیا۔ پاؤں میں سکت نہ رہی مگر اللہ تعالیٰ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کی توحید خالص مسلمانوں کے سامنے پھر سے عیاں ہو گئی۔ اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی آیتِ استخلاف میں بتا دیا گیا تھا کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کہ وہ میری یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں بنائیں گے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑا لشکر انیس ۱۹ سالہ نوجوان صحابی حضرت اسامہ بن زید کی قیادت میں عرب کی سرحدوں پر جانے کے لئے متعین فرمایا تھا۔ آپ کا وصال ہو گیا۔ عام دیہات اور شہروں کے قرب میں ارتداد کی لہر چل پڑی۔ ہر طرف طوائف الملوکی کا رنگ نظر آنے لگا۔ حضرت عمرؓ نے خلیفۂ وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حالات کا تقاضا ہے کہ فی الحال لشکر روک لیا جائے۔ مدینہ خطرہ میں ہے۔ خلیفۃ المومنین اور ازواجِ مطہرات کی زندگیاں خطرہ میں ہیں۔ یہ عرض کر کے حضرت عمرؓ نے لشکر روکنے کی درخواست کی۔ اس موقعہ پر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بڑا ہی ایمان افروز جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں ابوبکر کی جان ہے کہ اگر درندے بھی مجھے نوچ رہے ہوں تب بھی میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ اور اگر میرے ساتھ ایک شخص بھی نہ ہو تب بھی میں اسے نافذ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

عرب مرتدین نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا ہم آپ کو زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی جو پہلے دیتے تھے نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔

حضرت عمرؓ نے ملکی حالات کی نزاکت کو محسوس کیا۔ آپؓ خود فرماتے ہیں:۔

"میں نے عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسول! لوگوں سے کچھ الفت اور نرمی فرماویں" اس پر حضرت صدیقِ اکبرؓ نے فرمایا۔ اے عمرؓ! جاہلیت میں تو تم بڑے شیر بنتے پھرتے تھے۔ اب اسلام میں یہ بزدلی دکھا رہے ہو؟ دین مکمل ہو چکا ہے۔ کیا میرے جیتے جی اب دین میں کمی آجائے گی۔ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! فرمایا:۔ "خدا کی قسم اگر کتّے مدینہ کو فتح کر کے گلیوں میں مسلمان عورتوں کی لاشیں گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا۔ جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کرنے کیلئے تیار کیا تھا۔ یہ لشکر جائیگا اور ضرور جائیگا۔"

(باقی ہے)

غموں کی دھوپ خلافت کا سایہ

از محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

۲۶ ؍ مئی ۱۹۰۸ء

بادہ جھلکایا ہے سحن آقد بزم الوجیس
وہ عزیز مشرق سا وقت ہے محشر آفریں
دیکھتے پائے نہ تھی بحر کی رخصت ہو گیا
مشعل ایمان جس کا کر نور دور آخریں

ہاتھ ملتے رہ گئے سب عاشقان جانثار
لے گیا جان جہاں کو کو دیں جان آفریں
جس طرف دیکھا یہی حالت تھی ہر شیدائی کی
سر بہ سینہ چشم باراں پشت خم اندوہگیں

منتظر آنکھوں میں لیکر صورتیں سبکی سوال؟
اب کہاں تسکین ڈھونڈیں سہارا دل حزیں
کون دکھلائے گا ہم کو آسمانی روشنی!
چودھویں کا چاند جو پہنچا گیا ہے زیر زمیں!

لیکن سچے وعدوں والے رب نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ "چودھویں" کے اس چاند کی آسمانی روشنی کو قدرت ثانیہ کے روپ میں عیاں کر کے دنیا کو منور کرے گا۔ اور مومنوں کے خوف اور بیکسی کی حالت کو امن اور تسکین سے بدل دے گا۔ چنانچہ ایک عالم نے دیکھا کہ ۲۷ مئی کا دن خدائی وعدوں اور بشارتوں پر مُہرِ صداقت ثبت کر گیا۔ جب قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ سریر آرائے خلافت ہوئے۔ الحمدللہ۔ بس پھر کیا تھا! خوف کے بادل چھٹ گئے۔ تاریکی جاتی رہی اور نور دین نے نہ صرف اپنے نور سے آنکھوں کو چکا چوند کیا بلکہ دکھی غمزدہ دلوں کو منور کیا اور اس کے نور کے سایہ تلے مومنوں کے غموں کی دھوپ ڈھلنے لگی اُن کے قلوب مطمئن و مسرور ہوئے۔ انہیں خلافت کا دائمی سایہ ملا اور وہ راضی برضا بصد ذوق و شوق شاہراہِ غلبہ اسلام پر آگے بڑھنے لگے۔ "چودھویں کا چاند" نہاں در نہاں پردوں سے اُبھرتا اور ایک عالم کو کیفتۂ نور بناتا ہوا اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہو گیا۔ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاول اسلام کے نہایت جری بے خوف نڈر اور اولوالعزم سپہ سالار تھے۔ آپ نے نہایت صفائی اور دلیری سے لوگوں کے غلط رجحانات کا قلع قمع فرمایا۔ اور اسلام کی کشتی کو خوفناک تھپیڑوں سے باہر نکالا۔ آپ کے وقت جب فتنہ پھیلا اور انجمن کی علامت قائم کرنے کی کوشش کرائی گئی تو آپ نے تڑپ کر اعلان فرمایا۔

"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

۱۳ ؍ مارچ ۱۹۱۴ء

آپ نے قرآن کریم و حدیث کا درس جاری فرمایا اور جماعت کی دینی و تربیتی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے آپ قافلۂ اسلام کو لئے ترقی کے منازل طے کرنے لگے۔ یہاں تک کہ تقدیر خداوندی کے تابع وہ ۱۳ ؍ مارچ ۱۹۱۴ء کا غمناک دن آ گیا جب حضرت مسیح موعود کے یہ عاشق صادق اور جماعت احمدیہ کے پہلے جلیل القدر خلیفہ دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اس سانحہ ارتحال پر جماعت احمدیہ پر خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ غموں کی دھوپ سے دل پارہ پارہ ہونے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ یہ نازک چھوٹی سی کشتی اسلام اب ڈوبی کہ تب ڈوبی۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ سب کی نگاہیں آسمان پر لگی ہوئی تھیں رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ ابرِ رحمت برسا اور کھل کر برسا اور دنیا نے دیکھا کہ

سر پہ اک بارِ گراں لینے کو آگے ہو گیا
ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا طفلِ حسین

ہاں وہ میرا آقائے نامدار وہ پسر موعود قدرتِ ثانیہ کا دوسرا مظہر بن کر نمودار ہوا وہ جسے ربّ کریم نے حسن و احسان میں مسیحا کا نظیر بنا کر دنیا میں بھیجا ہاں وہ آیا کلمۃ اللہ بن کر اور اپنی خداداد فہم و فراست اور بہترین قائدانہ صلاحیتوں سے کشتیٔ اسلام کو طوفان سے پار کر دیا۔ ہمارے اس اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی نے ڈرے ہوئے سہمے ہوئے گروہ مومنین کو اپنی خلافت کی ٹھنڈی اور حیات بخش چھاؤں تلے جمع کر کے غمزدوں دلوں کو [illegible] دی۔

"خلیفہ جماعت کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ کیا تم بھی ان دنوں میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟ کوئی بھی نہیں لیکن ایک بہت بڑا فرق ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے [illegible] کے لئے نہیں ہے [illegible] سے فکر ہے درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں [illegible]" (برکات خلافت صفحہ ۵)

[illegible] آقا حضرت مسیح موعود کے کامیاب و بامراد [illegible] نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ وہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کر دے۔ منافق [illegible] سرگرم [illegible] اور سب نے [illegible] کر دیا کہ [illegible] سے باز نہیں آئیں۔ آپ کو ختم کرنا چاہا۔ ۱۹۳۴ء اور ۱۹۵۳ء دونوں نازک ترین سال تھے۔ جماعت احمدیہ کے لئے جبکہ مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ جماعت احمدیہ چند روزہ مہمان ہے۔ ایسے نازک وقت میں صبر و استقلال کے اس پیکر جمالی حضرت خلیفہ ثانیؓ نے جماعت کا حوصلہ بلند کرتے ہوئے یہ خوشخبری دی کہ

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس فتنہ کے نتائج جماعت کے لئے زیادہ کامیابی اور ترقیات کا موجب ہوں گے" نیز فرمایا۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے جس راستہ پر کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع سے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور شکست کو میں ان کے قریب آتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے ہیں اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے"۔

وقت گذرتا رہا۔ اور سال گذرتے گئے وقت کے ساتھ ساتھ غموں کی دھوپ بھی پھیلتی اور گھٹتی رہی خلافت کا سایہ مدام اور مومنوں [illegible] سائے تلے [illegible] شروع کیا۔ یہاں تک کہ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک جا پہنچی اور [illegible] عالم [illegible] گذشتہ [illegible] تھے۔ جماعت احمدیہ [illegible] مہمان ہے۔ [illegible] ساختہ ان کی زبانوں سے یہ نکلنے لگا کہ [illegible] احمدیہ [illegible] غروب نہیں ہوتا۔ [illegible] خلافت [illegible] خلافت ثانیہ کا مبارک و بامراد دور باون سال تک محیط رہا۔ [illegible] نے دیکھا اور [illegible] اسلام تیز [illegible] کا [illegible] آگے بڑھتی چلی گئی [illegible] تبلیغ [illegible] اسلام کے مشنوں کا [illegible] پھیلا دیا گیا۔ [illegible] کی اشاعت عام ہوئی۔ جماعت [illegible] بلند ہوئی اخلاقی [illegible] تربیتی و تنظیمی و روحانی مدارج طے ہوئے۔

۸ ؍ نومبر ۱۹۶۵ء

[illegible] جب ۸ ؍ نومبر ۱۹۶۵ء کی غم انگیز ساعت آئی جب یہ بابرکت وجود ہمارا پیارا آقا اور امام اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔ تو آسمان نے یہ نظارہ دیکھا کہ اس وقت ہزارہا کبھی مخلوق [illegible] حقیقی سے حقیقی محبت استوار کر چکی [illegible] اور دینِ اسلام کا سچا درد دلوں میں لئے بارگاہِ ایزدی میں سربسجود تھی اور اپنے محبوب قائد کے رو برو آنسوؤں سسکیوں اور دعاؤں کا نذرانہ پیش کر رہی تھی۔ یہ انقلاب عظیم بلاشبہ اس پیارے آقا کی قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا۔ اور اب وہ محبوب آقا ایک عالم کو سیراب کر کے اپنے محبوب حقیقی کے حضور سرخرو حاضر ہو چکا تھا۔ یہ وقت پھر بڑا نازک وقت تھا جماعت پر کہ جب چند گھنٹوں کے لئے جماعت کا نہ کوئی امام تھا نہ خلیفہ۔ اس وقت خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں کہ کہیں مومنوں کی جماعت میں انتشار نہ پیدا ہو جائے۔ شیرازہ نہ بکھر جائے۔ غم کی دھوپ تیز ہو چکی تھی اور مومنین خلافت کے عصا کا سایہ ڈھونڈ رہے تھے۔ اپنے اور پرائے سب اپنے اپنے ذوق کے مطابق قیاس آرائیاں کر رہے

تھیں۔ لوگوں کی نگاہیں ایک بار پھر آسمان کی جانب لگ گئی تھیں اور وہ اذن الٰہی کے منتظر تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد فرشتوں نے پکارا اور یہ مژدہ سنایا کہ اسے یتیم جماعت لو ہم تمہیں قدرت ثانیہ کا تیسرا مظہر دیتے ہیں۔ آؤ اور اس امام ہمام کے ساتھ ہو جاؤ۔ بس پھر کیا تھا سب بے چینی دور ہو گئی۔ خوف کی حالت امن سے بدلی۔ خلافت کا سایہ مستحکم ہو گیا اور غموں کی دھوپ ڈھلنے لگی۔ مدبر رحیم خدا نے مسیح پاک کے حضرت مرزا ناصر احمد رحمۃ اللہ علیہ کو "محبت کا سفیر" بنا کر دنیا میں بھیجا، اور ساری جماعت اس عروۃ الوثقیٰ سے بندھ گئی۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا دور بھی ایک یادگار و بابرکت دور تھا۔ جس کا نظارہ ابھی تک نظروں میں بسا ہوا ہے۔ اگرچہ بڑا مختصر دور گزرا مگر بڑا معمور الاوقات اور نتیجہ خیز دور، حیرت انگیز فتوحات سے بھرپور دور۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم پیشگوئیوں اور الہامات کے حرف بہ حرف پورا ہونے کا دور، علمی و معنوی ذخیرے کا دور، عشق و ایثار کا دور۔ آخر کیا کچھ لکھوں کہ یہ دور کیا تھا؟ یوں لگتا ہے کہ ایک محبت کا رواں سمندر تھا جو اپنے بہاؤ میں کمزور سے کمزور لہر کو طاقت بخشتا، سہارا دیتا ابھارتا چلا جا رہا تھا اور یہ لہریں ابھرتی ہوئی جابجا نشانات الٰہی کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ سترہ سال کا قلیل عرصہ جماعت کو ترقی کی منازل تک لے جانے کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس بابرکت دور میں ایک سو چھیاسی نئی مساجد بنیں۔ نو ممالک میں نئے مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ افریقہ میں ستائیس ہسپتال اور چونتیس سکول سیکنڈری اور سو سے زائد پرائمری سکولوں کا قیام عمل میں آیا۔ بیرون پاکستان بہت سی مضبوط جماعتیں قائم ہوئیں، صد سالہ جوبلی منصوبہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" اور تنظیمی و عالمی پروگرام اسی دور کے شیریں ثمر ہیں۔ ان چند سالوں میں مخالفتیں بھی ہوئیں اور بڑی سخت ہوئیں۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات کی جھلکیاں دل سے محو نہ ہونے والا خونی باب ہے۔ تاریخ میں جبہ اسلام کے نام پر محبان اسلام نے مسلمانوں کا خون بہایا۔ احمدیوں کی مساجد کو ڈھایا گیا۔ بے حرمتی کی گئی۔ احمدیوں سے سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ احمدیوں کو طرح طرح کے دکھ اور عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ بے گناہ مردوں، عورتوں اور بچوں پر ایسے انسانیت سوز مظالم ڈھائے گئے کہ مسلمان جبر و

استبداد کا مرقع بن کر رہ گیا۔ ستم بالائے ستم کہ افسران اعلیٰ اور حکام بالا بھی نام نہاد علماء کی تحریکوں کے خلاف اس سازش میں شریک اور اس ظلم کو ان پر روا رکھنے میں محبت مصطفےٰ کا پیمانہ بناتے ہوئے تھے۔ انسانیت خاموش اور تماشائی اور مذہب کے نام پر خون ہو رہا تھا۔ یہی نہیں بلکہ قرون اولیٰ کی جہالت سے بھی زیادہ جہالت میں یہ دور بازی لے گیا۔ جب کہ کلمہ شہادت پڑھنے والی زبانوں کو ہی کاٹ دیا گیا۔ افسوس صد افسوس! ایسے کٹھن اور دلدوز دور ان غموں کی دھوپ کی شدت وہی محسوس کر سکتا ہے جو صاحب دل ہو۔ خدا ترس ہو اور جسے انسانیت کا درد ہو اور وہ ان زخموں کا مداوا بھی کر سکے۔ ایسے کٹھن اور صبر آزما دور میں جب لٹ لٹا کر قافلہ اسلام کے راہبرد آبلہ پا مسافر، درد یاس کی تصویر بنے ربوہ آتے تو خلیفۂ وقت اپنی دلنواز مسکراہٹ سے ان کا استقبال کرتا کہ ان کی تمام تھکاوٹ لمحہ بھر میں دور ہو جاتی۔ خلافت کے سائے میں آتے ہی ان کے غموں کی دھوپ ڈھلی جاتی۔ خلافت ثالثہ کی ٹھنڈی چھاؤں ان کے زخموں کا مرہم بن جاتی اور ان کا کھویا ہوا قرار اور طاقت سب کچھ انہیں واپس مل جاتا۔ یہاں آتے ہی محبت کے سفیر کی ایک ہی ندا "ہمیشہ مسکراتے رہو" کچھ اس انداز سے ان کے کانوں میں سرگوشی کرتی کہ جس سے نہ صرف ان کے لب مسکرانے لگتے بلکہ ان کے قلوب بھی بار بار گا جاتے اور وہ تازہ دم ہو کر زیادہ ایمان کی تقویت لئے پہلے سے زیادہ تیزی و عشق سے شاہراہ غلبہ اسلام پر اپنے قدم آگے بڑھانے لگتے۔ یہ بلاشبہ ہیرے آقا حضرت خلیفۃ ثالثؒ کی مومنانہ فراست اور تضرع اور آستانہ الوہیت پر مانگی ہوئی پرسوز دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اپنی قوم کو حضرت موسیٰؑ کی طرح خطرہ سے نکال کر امن کے سائے میں پہنچا دیا اور دشمنوں کا وہی حال ہوا جو خدا کے بندوں کے مقابل آنے والوں کا ہوا کرتا ہے۔ مرحبا خلافت ثالثہ مرحبا۔ صد مرحبا!

ہمارے اس جانے والے محبوب آقا کو قوم کی معصوم امانتوں کا بے حد خیال رہتا تھا۔ آپؒ نے فرمایا:-

"احمدی بچے کو جو کسی رو کے ترنے جانا جماعت احمدیہ کا بنیادی فرض ہے۔ ہر بچہ تعلیم کے میدان میں اس مقام تک ضرور پہنچے جس کی استعداد اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے۔"

پھر یہی نہیں بلکہ اپنی بے لوث محبت جو انہیں جماعت کے بچوں سے تھی اسی ... ہو کر دیا یا

"مجھے خوشی پہنچانے کے لئے بچے اور بچیاں دعا کے لئے مجھے خط لکھا کریں۔ امتحانوں کے نتیجے سے بھی مطلع کیا کریں خواہ نتیجہ کیسا ہی ہو۔"

آج بھی آپ کی حسین یاد ہر جانب تیلم کو اس لافانی درس کی یاد دلاتی ہے کہ وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔ "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔"

۹ جون ۱۹۸۲ء! بچوں کے اور بڑوں کے دل خوشی و طمانیت سے لبریز تھے۔ ان کے غموں کی دھوپ چھٹ چکی تھی اور وہ خلافت کے پُرامن سائے میں نیلے خوف و خطر کشاں کشاں چلے جا رہے تھے۔ حافظ دین متین کی قیادت میں جماعت ترقی کی منازل پر گامزن تیز رفتاری پر پرواز کر رہی تھی۔ اور کسی دل و دماغ میں اس محبوب قائد سے یوں اچانک بچھڑ جانے کا تصور بھی نہ آیا تھا کہ یکایک ۹ جون کی ایک صبح نوجوں کی بھیانک صبح کو ایک اندوہناک خبر مومنوں کے دلوں پر بجلی بن کر گری کہ

میر محفل چل دیا، جان جہاں رخصت ہوا
وہ شہ خوباں، وہ مہ و شاں رخصت ہوا

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ زمین رو دی آسمان رو دیا گلشن کے گلزار اداس ہو گئے اور اشکبار تھے

اس کے جانے سے دل ٹوٹے بہت
ضبط ٹوٹے بہت صبر چھوٹے بہت

پھر سے گلشن احمد میں غموں کی دھوپ نے آ لیا۔ کوئی ڈھارس بندھانے والا نہ تھا۔ قلوب مومنین مجروح تھے اور کسی کا دل یہ یقین کرنے پر آمادہ نہ تھا کہ ہمارا پیارا خلیفہ ہم سے یوں اچانک رخصت ہو چکا ہے۔ لیکن یہ حقیقت تھی ایک تلخ مگر اٹل حقیقت کہ ان چند گھنٹوں

میں کشتی اسلام متحش امواج پر لرزاں و ترساں کھڑی تھی۔ کوئی نا خدا نہ تھا کوئی ملاح نہ تھا۔ نگاہیں پریشان دل ملول غموں کی دھوپ میں خلافت کا سایہ ڈھونڈنے والی جماعت کو فرشتوں نے آواز دی اور سے

نوازا تمکنت سے حق تعالیٰ نے زہے قسمت
سکون بخشا سکینت دی خلافت کی اماں بخشی

اور ایک نسل نے مشاہدہ کیا کہ

مصلح موعود کا اک اور فرزند جلیل
حالت بے چارگی میں بن کے چارہ آگیا

کل جو مرزا طاہر احمد نظر آتے تھے آج قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر بن کر سریر آرائے خلافت ہوئے۔ مومنوں کے دل خوشی سے بھر گئے اور وہ سب حمد الٰہی کے ترانے گانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور مومنوں کے خوف کی حالت امن میں بدل گئی۔ غموں کی دھوپ مدھم ہوتی چلی گئی۔ اور قافلہ اسلام شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے بڑھتا اور آگے بڑھتا۔ یہاں تک کہ سات سو سالوں کے طویل عرصہ بعد ایک بار پھر ع

"اندلس کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری"

وہ گہوارۂ اسلام جسے وقت کے سخت ہاتھوں نے تثلیث کدہ بنا دیا تھا ایکبار پھر اپنی پوری آب و تاب سے توحید خالص کی صدائے بازگشت کرنے لگا اور آسمان نے دیکھا اور زمین گواہ رہی کہ یہ خوشگوار تغیر و تبدل ہونا ہمارے بے حد پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مرہون تھا۔ آپ کی قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا۔ مرحبا خلافت احمدیہ صد مرحبا!

نونہالان جماعت کے لئے ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اُٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہو گا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں۔ کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ اُنہوں نے اُٹھا لیا ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام اُنہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائیگا!"

پس احباب جماعت اپنے بچوں کی تربیت کے لئے چندہ وقف جدید ان کے ذریعہ ادا کروایا کریں۔ جو بچے ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں مہربانی کر کے ان کو شامل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

حکیم الامت حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے (حضرت مسیح موعودؑ)

از مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برقؔ مبلغ سلسلہ علاقہ ورنگل (آندھرا)

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غیر معمولی اخلاص، فدائیت اور اوصافِ حمیدہ کے باعث سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیگر اصحاب کے بالمقابل سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اس تعلق میں جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ایک لطیفہ یوں سنایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک مرتبہ حضرت صاحب کے گھر میں مستورات کے درمیان اس امر پر گفتگو ہونے لگی کہ حضرت اقدس کو اپنے مریدوں میں سے سب سے پیارا کون ہے۔ کسی عورت نے کسی کا نام لیا اور کسی نے کسی کا۔ کسی ایک شخص پر سب عورتوں کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ حضرت اُمّ المومنین نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو حضرت صاحب کو سب سے پیارے مولوی نور الدین ہیں اور اس کا امتحان بھی تم سب عورتوں کو ابھی کرا دیتی ہوں۔ اس وقت حضرت صاحب علیہ السلام کمرے میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے۔ حضرت اُمّ المومنینؓ عورتوں کے مجمع میں سے اُٹھیں اور کہنے لگیں کہ حضرت کے پاس جا کر یہ بات ایک ترکیب سے پوچھتی ہوں۔ تم باہر کھڑی ہو کر سنتی رہنا تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ حضرت صاحب کو سب سے زیادہ پیارا مرید کون ہے؟ عورتوں سے یہ کہہ کر حضرت اُمّ المومنین حضرت اقدس کے پاس کمرہ میں گئیں اور حضور کو مخاطب کر کے فرمانے لگیں "آپ کے جو سب سے زیادہ پیارے مرید ہیں" اتنا فقرہ کہہ کر حضرت اُمّ المومنینؓ چپ ہو گئیں۔ اس پر حضرت اقدس نے نہایت گھبرا کر پوچھا "مولوی نور الدین صاحب کو کیا ہوا؟" اس پر حضرت اُمّ المومنینؓ ہنستی ہوئیں اور فرمایا آپ گھبرائیں نہیں مولوی نور الدین صاحب اچھی طرح ہیں۔ میں آپ کے منہ سے یہ بات کہلوانا چاہتی تھی کہ آپ کے سب سے پیارے مرید کون ہیں۔ چنانچہ آپ نے وہ بات کہہ دی۔ اب میں جاتی ہوں۔ آپ اپنا کام کریں۔"

(لطائف صادق صفحہ)

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضور کو آپ کتنے عزیز تھے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے صحیح مفہوم سے آشنا کر رکھا تھا۔

آپ ہی کے بارہ میں فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہ آپؓ کے سینہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی ہزاروں تفسیریں مدفون کر رکھی ہیں۔ اس لئے حضرت امام الزمانؑ کی زندگی سے ہی آپ مردوں اور عورتوں میں درس القرآن دیا کرتے تھے۔ آپ کو قرآن سے بہت زیادہ شغف اور لگاؤ تھا جس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تب آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ:-

"میرا جانشین متقی ہو ہردلعزیز ہو عالم باعمل حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

(الحکم ۷ر مارچ صفحہ ۱۹۱۴ء)

جس وقت آپ قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے بیٹھتے تو ایسا لگتا گویا علم و حکمت کا ایک ناپیدا کنار سمندر پھوٹ پڑا ہے۔ خود سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام بھی آپ کے درس قرآن کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ جب کبھی حضرت مولانا کی طبیعت ناساز ہوتی تو حضرت اقدس بہت زیادہ افسردہ خاطر ہو جاتے اور آپ کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے۔ چنانچہ بدر جلد ۴ صفحہ جنوری ۱۹۰۵ء میں بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم یوں مذکور ہے:-

حضرت حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اس وجہ سے آپ کو درس القرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ حکیم صاحب کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی تو ۹ جنوری کو آپ نے تشریف لا کر فرمایا کہ میں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہ۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی نگاہ میں آپ کی شخصیت کس قدر بلند اور ارفع تھی۔ قرآن کریم کی تفسیر اور حقائق کی تفہیم کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لایمسہ الا المطھرون کہ الٰہی فرمانوں کی سمجھ بدوں کسی مزکّی اور مطہر القلب کے کسی کو نہیں آتی۔

اسی طرح آپ کی شخصیت اور عظمت کے تعلق سے ایک اور دلچسپ واقعہ سپرد قلم کرتا ہوں۔ حضرت مفتی صاحب ۲۷ رمئی ۱۹۰۹ء کے بدر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سر سید سے خط و کتابت تھی۔ ایک دفعہ آپؓ نے ان کو خط لکھا کہ جاہل ترقی کر کے عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے۔ مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو؟ اس کا جواب سر سید نے یہ دیا کہ۔ "وہ نور دین بنتا ہے۔"

حضرت مولانا کے وصال کے بعد غیر مبائعین نے ایک واجب الاطاعت امام کی بیعت کے آگے روک ڈالنے کے لئے یہ خیال پیش کیا کہ اگر کوئی امیر یا خلیفہ منتخب ہو بھی تو پرانے احمدیوں کے لئے اس کی بیعت لازمی نہ قرار دی جائے۔ وغیرہ۔ مگر اس وقت ان غیر مبائعین کے سر کردہ لیڈر حضرت مولانا کے بارہ میں یہ رائے بھی دینے پر مجبور ہوئے تھے کہ:-

"میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پاک وجود مولوی نور الدین کا ...... جو ایک ہی خلیفۃ المسیح کا اپنے اصلی معنوں میں کہلانے کا مستحق ہے۔ حضرت مسیح کی جگہ ہماری روحانی تکمیل کے لئے دیا تھا یہ وہ پاک اور بے نفس اور متوکل وجود ہے جس کی نظیر آج دنیا میں نہیں ملتی اس روحانی عظمت اس علم و فضل کا کوئی اور وجود ہماری جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ہزاروں ایسے پیدا کر دے مگر میں موجودہ واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ اس کا تو علم و فضل ہی ایسا ہے کہ اس کے سامنے سب کی گردنیں جھکتی ہیں۔"

(پیغام صلح صفحہ ۱۹۱۴ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کے جانشین کے انتخاب کا معاملہ زیر غور تھا۔ لوگوں کی نگاہیں آ جا کر حضرت مولانا پر پڑ رہی تھیں چنانچہ اس تعلق سے کتاب "سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ ۱۵۱" میں مذکور ہے:-

"تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور کے وصال کے بعد آپ کی تدفین سے پہلے جب آپ کی نعش مبارک بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے لائی گئی۔ تو جماعت کے سر برآوردہ لوگوں نے باہم مشورہ سے نئے امام کی جانشینی کے مسئلے پر غور کرنا شروع کیا۔ مکرم خواجہ کمال الدین صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کی وفات سے دو چار روز پہلے رؤیا میں دکھایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت حکیم نور الدین صاحب آپ کی جانشینی کر رہے ہیں۔ بزرگان جماعت اور انجمن کے سر کردہ ممبروں نے حضرت حکیم نور الدین کو خلیفہ منتخب کرنے کے بارہ میں رائے ظاہر کی تمام حاضر جماعت کی نظریں پہلے ہی اس مرد برگزیدہ اور عاشق صادق غلام پر پڑ رہی تھیں چنانچہ بلا توقف ہر ایک نے آپ کے حق میں رائے دی البتہ مولوی سید احسن صاحب سے جب پوچھا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سے بھی مشورہ لینا ضروری ہے۔ چنانچہ جب آپ سے مشورہ کیا گیا تو آپ نے نہایت شرح صدر سے اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں) اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت اقدس کا ایک الہام ہے کہ اسی جماعت کے دو گروہ ہوں گے ایک طرف خدا ہوگا۔"

شجرۂ نسب اب آگے چلیئے تاریخ کے اوراق پلٹیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت کے دلنواز پہلوؤں پر نظر ڈالئے کہ جس طرح آپ کو خدا تعالیٰ نے قبائے خلافت سے ملبوس کیا اسی طرح آپ کے جد امجد کو بھی قبائے خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں جس کی کہ تاریخ کے اوراق نشاندہی کر رہے ہیں۔ مختصر خاکہ یوں ہے:-

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ حضرت سلطان المشائخ عبد اللہ۔ حضرت نصیر الدین حضرت سلطان ابراہیم۔ حضرت شیخ مسعود۔ حضرت عبد اللہ۔ حضرت واعظ الاصغر۔ حضرت واعظ اکبر۔ حضرت شیخ فتح محمد شاہ۔ حضرت شیخ اسحاق۔ حضرت عبد الصمد شیخ محمود۔ حضرت نصیر الدین۔ حضرت شیخ فرخ شاہ کابلی قدس سرہ العزیز۔ حضرت شیخ احمد المعروف حافظ محمود۔ حضرت شیخ جمال الدین حضرت شعیب۔ حضرت احمد۔ حضرت شیخ یوسف۔ حضرت شیخ محمد۔ حضرت شیخ شہاب الدین۔ حضرت شیخ سلیمان حضرت شیخ بہاؤ الدین۔ حضرت شیخ بدر الدین۔ حضرت شریعت پناہ قاضی عبد الرحمن۔ معارف دستگاہ حافظ یار محمد۔ مغفرت آب حافظ عبد العزیز مغفور۔ حافظ نصیر الدین۔ حافظ عبد القادر۔ حافظ عبد الغنی۔ کمالات دستگاہ حافظ عبد الرب۔ فضیلت پناہ حافظ فخر الدین۔ حافظ معز الدین۔ غفران پناہ حافظ غلام محمد۔ حفاظت پناہ حافظ غلام رسول۔ حضرت نور الدین امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔

کہا جاتا ہے کہ شیر کا بچہ شیر ہوتا ہے۔ اسی اعتبار سے چونکہ آپ بھی ایک مقدس الصحابی ہستی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ویسے بھی بچپن سے آپ کے اندر حلم، بردباری، تقویٰ شعاری کا پہلو بہت زیادہ روشن تھا جس کی وجہ سے آپ کو امام وقت کی شناخت کر کے نہ صرف صف اول کے صحابہ میں شامل ہونے کا بلکہ خلیفۃ المسلمین بننے کا بھی اعزاز ملا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ آپ اپنے تمام ہر کام دونوں کے لحاظ سے سراپا نور ہی نور تھے اس لئے حضور علیہ السلام نے آپ کے بارہ میں فرمایا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نور یقیں بودے

ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"کہ ان لوگوں کا وجود مخلص ارادتمندوں کا ناقل تعلق میرے ساتھ درخت کی شاخوں کی طرح ہے جس قدر وہ شاخیں قریب ہیں اور اپنی سبزی اور زندگی میں تر و تازہ رہیں اسی قدر زیادہ وہ اس غذا کو جو جڑ کے ذریعہ درخت حاصل کرتا ہے یہ جذب کرتی ہیں؟"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۴۲)

تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ حضرت مولانا نور الدین حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ساتھ جس درجہ قربت کا تعلق رکھتے تھے۔ وہ کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہیں تھا۔ حتیٰ کہ خود حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا :-

"یہ (مراد مولانا۔ ناقل) میری ایسی اطاعت کرتے ہیں جس طرح رگِ جان تنفس کی"

علاوہ ازیں حضرت مسیح پاک علیہ نے فرمایا ہے کہ

حدیث شریف میں جہاں ذکر ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کے ساتھ ان کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوں گے۔ یہ دو فرشتے مولانا نور دین رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ہیں۔

ان ہی وجوہات کی بنا پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے مولانا کو اُمت کے لئے نمونہ قرار دیا۔

حضرت مولانا کے اس وقت کے خطبات سے جبکہ غیر مبائعین سر اُٹھا رہے تھے آپ کی عظمت کردار اور بلند ترین شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے گویا آپ کی زبان سے خدا کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ مثال کے طور پر چند اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح آدم اور ابو بکر و عمر کو خدا نے خلیفہ بنایا۔" (بدر جولائی ۱۹۱۲ء)

(۲) "مجھے اگر خلیفہ بنایا تو خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی ...... خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دیگا تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔" (الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

(۳) "اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت مولانا نور دین رضی اللہ عنہ کے منور کلمات منور اخلاق اور منور زندگی پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اللھم آمین یا ارحم الراحمین۔

تحریک چندہ "نئے مراکز" سے متعلق تازہ ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ تحریک چندہ برائے قیام "یورپ میں دو نئے مراکز" کے سلسلہ میں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے حضور کی خدمت میں اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے افراد اور جماعتوں کی فہرست بغرض ملاحظہ و دعا پیش کی گئی تھی۔ اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ اس چندہ کے وعدہ جات کی ادائیگی کے لئے آخر دسمبر ۱۹۸۵ء تک مہلت منظور فرمائی جائے۔ تاکہ احباب جماعت اپنے وعدہ جات اس عرصہ میں بآسانی ادا کر سکیں۔ حضور نے از راہِ کرم نظارت ہذا کی اس درخواست کو منظور فرمالیا ہے

چونکہ اس بابرکت تحریک میں وعدہ جات کی ادائیگی میں اب صرف ۸ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا جملہ وعدہ کنندگان احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دے کر ممنون فرماویں۔ اور کوشش کریں کہ دسمبر ۱۹۸۵ء سے قبل ان کے وعدہ جات کی سو فی صدی ادائیگی ہو جائے۔ علاوہ ازیں جن بہن بھائیوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے۔ وہ بھی۔ صرف یہ کہ اس بابرکت تحریک میں حسب توفیق حصہ لیں بلکہ وقت مقررہ کے اندر اس کی ادائیگی بھی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اور حضور کی دعاؤں سے فیضیاب ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور ان کے کاروبار اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

(۱) مورخہ ۵ کو مکرم حمید احمد ناصر ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظر اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپیے ادا کر کے نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) مکرم مبارک حسین صاحب ساکن بہوڑ دوھن سنگھ پور یو پی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر کے نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندی اقبال کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

ڈھال ہے جس کی وہ امام ہوتا ہے [illegible]

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن مجید میں سورۃ نور کی آیت نمبر ۵۶ (آیت استخلاف) میں خلیفۂ برحق کی یہ علامات بیان کی گئی ہیں کہ جب کبھی دین متین میں رخنہ اندازی کی سازشیں کی جاتی ہیں تو وہ خلیفۂ برحق ان رخنوں کی اصلاح کر کے تمکین دین کے سامان کرتا ہے اور جب کبھی جماعت مومنین پر خوف کے حالات طاری کئے جاتے ہیں وہ ان خوف کے [illegible] تنگوار فضاء میں بدل دیتا ہے اور ہر خوف کی حالت کو دور کر کے مومنوں کو ماسوا اللہ سے آزاد کر دیتا اور [illegible] کے آستانہ پر لا جھکا دیتا ہے [illegible] ایسے روز روشن نشانات کو دیکھنے کے بعد بھی خلافت حقہ کی نعمت کو ٹھکراتے اور اس سے روگردانی کرتے ہیں وہی سنت نافرمان ہی ہیں۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آڑ میں آج جس رنگ میں اسلام کی شکل مسخ کی جا رہی ہے۔ جس رنگ میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور اللہ کی مسجدوں کو اذانوں کی دلکش صداؤں سے ویران کر کے دین میں جو رخنہ اندازی کی جا رہی ہے بلکہ اسلام کی اساس یعنی کلمۂ طیبہ کے خلاف جو ناپاک سازش کی جا رہی ہے۔ اس کی نظیر گذشتہ [illegible] سال کے عرصہ میں کہیں نہیں ملتی ـــ اور اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے امام خلیفہ راشد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ الودود نے جس رنگ میں ان کی رخنہ اندازی اور ان کے وساوس کا قلع قمع کیا ہے۔ اور ہر ایک الزام کا جس عالمانہ اور مدلل طریق پر دندان شکن جواب دیا ہے اور حکومت پاکستان کی طرف سے شائع کردہ قرطاس ابیض (سفید جھوٹ) کی جس رنگ میں قلعی کھولی ہے، اس کے نتیجہ میں روشن ضمیر، تعلیم یافتہ اور دانشمند طبقہ گویا ظلمات کی وادیوں میں سے نکل کر روشنی کی شاہراہ پر نکل آیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے [illegible] الہام کے مطابق کہ

"شیر خدا نے ان کو پکڑا
شیر خدا نے فتح پائی"

(تذکرہ صفحہ طبع اول)

دعا ہے کہ اس بیچارے [illegible] کا حق ادا کر دیا۔ بلکہ دشمن کو اس کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔ اب ہمیں کیا فکر ہے۔ دشمن کے ہر تیر ہمارے امام نے اپنے سینے پر لے لئے ہیں۔ ہرگز ہرگز کچھ بھی گزند نہیں پہنچ سکے گا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس مقدس جہاد میں اس مضبوط جُنّہ (ڈھال) کے پیچھے آجائیں اور اس کے نقش قدم پر چلتے رہیں اور اس کے ہر نقش پا کو انمٹ کر دیں اور اس کی ہر آواز کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں کونسا الزام ہے جو بغیر جواب کے چھوڑا ہے آقا نے۔ کونسا رخنہ ہے جس کی اصلاح نہ کر دی ہو۔ ہمارے پیارے امام نے تو اب تو لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا بہتر ہاتھ آگیا ہے!

سالہا سال سے ایک طرفہ کارروائی جاری تھی اور جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین نے عوام کے ذہنوں کو اس قدر مسموم کر دیا تھا کہ کوئی ہماری بات سننا تو در کنار شکل دیکھنا گوارا نہ کرتا تھا۔ لیکن خدا کی بھی عجیب شان ہے کہ جس حربہ کو مخالفین نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خلاف استعمال کرنے کی ناپاک کوشش کی، وہی حربہ ان کی اپنی شکست و ذلت کا موجب بن رہا ہے۔ چنانچہ احمدیت کی مخالفت میں اندھے ہو کر مخالفین نے کلمۂ طیبہ پر جو اپنا ناپاک ہاتھ ڈالا ہے اسی کلمۂ طیبہ نے ان کا اصلی چہرہ دنیا پر ظاہر کر دیا کہ یہی دراصل دشمنان دین اسلام ہیں۔

اب ضرورت ہے اس امر کی کہ ہر تعلیم یافتہ روشن ضمیر تعلیم یافتہ اور دانشور طبقہ کو روشناس کر کے ان پردہ نشینوں دین اسلام کے اصلی چہرے کو ظاہر کیا جائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ اعتراضات و الزامات کا جو ٹھوس۔ مدلل اور ناقابل تردید جواب اپنے خطبات جمعہ اور جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر بیان فرمایا ہے وہ ان تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے آمین۔

[illegible] امامت کو [illegible] [illegible] اور ہر ساعت [illegible] سے بھرپور [illegible]

کی برکت سے اس عظیم [illegible] اور براہ راست [illegible] یعنی پاکستان کے [illegible] شہروں [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] پر اثر انداز [illegible] [illegible] اور ان کا [illegible] صبر و استقامت۔ یہاں ایک طرف جیلوں کی اندھیری کوٹھڑیوں کو روشن کر رہا ہے اور دنیا کے چند ستونوں پر [illegible] فوجی حکومت کے [illegible] ہے وہاں پاکستان کے فوجی حکمرانوں کے سینوں میں حسرت کی [illegible] آگ بھڑکا رہا ہے جو کہ یصرون فیھا ورکا یحیٰی کا نظارہ پیش کر رہا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اس کے بالمقابل ہم اپنے بعض ان بھائیوں سے جو اس عظیم نعمت عظمیٰ کی لذت سے نا آشنا ہیں نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ پوچھتے ہیں کہ بتاؤ کب تم پر انفرادی یا اجتماعی لحاظ سے کوئی استاد یعنی تمہیں ایسا کوئی مضبوط ڈھال ہاتھ نہ آیا ہو۔ اور کب تمہیں منتشر ہونے [illegible] اور تباہ و برباد کرنے کی سازش کی گئی کہ نہیں

وہ حبل اللہ [illegible] اگر تم ان حالات میں سے گذرے ہو تو یقیناً تم ایک الٰہی جماعت ہو [illegible] سکے۔ سابقہ یہی سنت اللہ [illegible] ہے۔ لیکن الٰہی جماعت ہونے کے دعویدار ہوتے ہوئے بھی اور اس کی معیت [illegible] سے گذرتے [illegible] "[illegible]" اور "وہ حبل اللہ" [illegible] تم سے زیادہ [illegible] دنیا میں ہوگا۔ [illegible] فکر یہ ہے کہ ان [illegible] کوئی [illegible] کو تسلی دلانے والا نہیں کوئی ڈھارس اور ہمت بندھانے والا نہیں کوئی ان کے لئے ناتوں کو [illegible] دعائیں کرنے والا نہیں کوئی ان کی طرف سے مخالفین کے حملوں کے تیر اپنے سینے پر لینے والا نہیں۔ یہ کیسی ہی مصیبت ہماری [illegible] حالی ہوگی کہ دنیا والوں نے جن ہمیں دھتکار دیا اور دوسری طرف خدا کی رحمت کے کسی ہاتھ نے بھی تھامی نہیں۔ ایسی خوش قسمت ہوں گے وہ جو اس تاریخ ساز موقعہ سے سبق حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو اب تک خلافت جیسی عظیم الشان نعمت سے محروم ہیں ان کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ اندوز فرمائے آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ [illegible] ہے کہ [illegible] سالانہ اجتماع میں [illegible] [illegible] ہے۔ اجتماع سے پہلے [illegible] [illegible] کوشش کی جائے۔

[illegible] اس اجتماع کو [illegible] برکت کا موجب اور زیادہ سے زیادہ [illegible] کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

[illegible] مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۴ فون نمبر ۲۴۴۷۰۴

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: گرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیولن ٹریڈنگ، میدان روڈ، پھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر ۲۹۴

"ترقی اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

محمد الیکٹرانکس
... روڈ اسلام آباد کشمیر

اچھا ریڈیو - ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6 ALBERT VICTOR - ROAD, FORT,
GRAM - MOOSA RAZA
PHON - 605559 -
BANGLORE - 2.

فون نمبر: 42301

حیدرآباد میں

لیمینیشن ٹیگ کارڈ

کی اطمینان بخش اقتات اور ... کے لئے ...

مسعود احمد پیپر بیگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۲ حیدرآباد ... (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ)

الائیڈ گلاس پروڈکٹس

بہترین قسم کے گلوب تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۲۹۱۶

ساری دنیا میں اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے جائیں گے

JMR ®

CALCUTTA - 15

پیش کردہ: محمد یعقوب، ... صبور اور ... ٹیپ ... جبل ... ابن تک ... گے ...

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475 / RES. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA — PHON: 279203
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVERS,
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے ۔ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

بی ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔

• الیکٹریکل انجینیئرس • لائسنس کنٹریکٹرس • الیکٹریکل ورکنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/o. LAXMI GOBIND APART J.P. ROAD, VERSOVA.
FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)
ٹیلیفون: 574108 / 625389
BOMBAY - 58.

"یہی وہ ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام صفحہ ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی لون مل

نمبر ۵-۲-۱۸ نظام شاہی

حیدر آباد ۵۰۰۰۲۶

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ: AUTO CENTRE

ٹیلیفون نمبر: 23-5822 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار برائے: سائیکلسٹر، پیڈ فیرڈ، ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کا ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

HM — AUTO TRADERS — HM
16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

ہم اور ہمارا ماڈل ہے

موٹر کار، موٹر بائیک، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004. PHONE No. 6360.

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
M.A. RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADAN PURA.
BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVELAIDS
SHED NO. C16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI-571201.
PH. No. OFFICE: 800 / RESI. 283

ریگزین، نرم چمڑہ، جینس، ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز۔

REGD. No. P/GDP-3 PHONE No. 35
THE WEEKLY **BADR** QADIAN - 143516
16th MAY 1985 PRICE Rs. 1/25

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE : AUTOMOTIVE

طالبانِ دعا : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور